سوال

(543) لڑکی کی جائیداد کے متولی بھائی ہوں گے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماں حقیقی ایک بہن سوتیلی ایک بہن سوتیلے دو بھائی ایک بیوی ایک لڑکی ایک بھانجا لڑکی نابالغ تین چار برس کی ہے۔ اس کے حصے کی جائداد کا حق تولیت متوفی کی والدہ کو ہے یا متوفی کی بیوی کو؟ اور کیا اس جائداد کے متولی کو یہ بھی اختیار ہوسکتا ہے۔ کہ وہ لڑکی کی نابالغی ہی میں اس جائداد کو فروخت کردے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکی کی جائداد کے متولی اس کے بھائی ہوں گے۔ اگر ان پر اعتماد نہ ہو تو سرکار کی طرف سے گارڈین مقرر کرایا جائے۔ جائداد ایسی قسم سے ہے۔ جو رکھنے سے خراب ہوتی ہو۔ تو متولی بیچ سکتا ہے۔

تشریح مفید

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ مسماۃ ہندہ فوت ہوئی اس کے وارث تین بچے خوردوسال اور خاوند ہے۔ اور مال متروکہ متوفیہ ہندہ کا بحیثیت ولایت خاوند کے قبضہ میں ہے۔ چونکہ خاوند مذکور مقروض اور بدنیت ہے۔ مال متروکہ اس کے پاس محفوظ نہیں رہے گا۔ لہذا دوسرے رشتہ دار یعنی ماموں بچوں کے چاہتے ہیں۔ کہ مال بحق جو بچوں کے آوے۔ کسی امین کے پاس رکھ دیا جائے۔ تاکہ بوقت بلوغ ان بچوں کو مل جاوے۔ نیز ان دیگر رشتہ داروں کو اس ولی سے تفہم حساب کا حق ہے یا نہیں اور ولی نے دوسری شادی بھی کرلی ہے۔ اور اس سے اولاد بھی ہے۔ بینوا توجروا

الجواب۔ صورت مرقومہ میں معلوم ہوا کہ مقصود اور غرض ولایت سے شفقت وخیر خواہی ونگہانی جان ومال صغیرین ہے۔ پس جب کہ خاوند مذکور مقروض وبدنیت ہے۔ اور مال متروکہ ہندہ اس کے پاس محفوظ نہیں رہے گا۔ تو اس صورت میں وہ ہندہ کے خردسال بچوں کا ولی نہیں رہا۔ بوجہ بدنیتی کے اس کی ولایت جاتی رہی۔

الاب ولی اشفق مالم یکن مفسدا او خائنا ومتہتکا کذا فی الفتاویٰ الغاثیة

پس ان بچوں کے مال کی حفاظت ونگہبانی کی صورت یہ ہے کہ وہ مال حفاظت میں اس شخص کے پاس تا بلوغ رکھا جائے۔ جس کو حاکم وقت یا وہاں کے پنچ امین ومحافظ تجویز کریں۔ اور

حاکم وقت یا پنچ کے ذریعے سے حساب فہمی کا بھی حق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص499

محدث فتویٰ